احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کے لئے

روزنامہ الفضل ربوہ

ایڈیٹر: عبدالسمیع خان

CPL 61

213029

سوموار 10- مئی 1999ء - 23 محرم الحرام 1420 ہجری - 10 ہجرت 1378 ہش جلد 49-84 نمبر 102

راہ مولیٰ میں آزمائش

حضرت انسؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا-

اللہ کی راہ میں جتنا مجھے ڈرانے کی کوشش کی گئی کسی اور کے لئے ایسی کوشش نہیں ہوئی- اور راہ مولیٰ میں جتنی اذیت مجھے دی گئی اتنی کسی اور کو نہیں دی گئی-

(جامع ترمذی کتاب القیامۃ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ارشادات عالیہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ

اصل میں دیکھا گیا ہے کہ ابتلاء اور تکالیف کا زمانہ جو انسان پر آتا ہے وہ اس کے واسطے مفید ہوتا ہے- اللہ تعالیٰ نے قرآن شریف میں قاعدین پر مجاہدین کو فضیلت دی ہے- مجاہدین دو قسم کے ہوتے ہیں ایک وہ جو اپنے اوپر خدا تعالیٰ کی راہ میں مشکل کام ڈال لیتے ہیں اور اس کی تکالیف کو برداشت کرتے ہیں اور دوسرے وہ ہیں جن پر قضاء و قدر سے مشکلات اور تکالیف وارد ہوتی ہیں اور وہ صبر اور تحمل کے ساتھ ان مشکلات کو برداشت کرتے ہیں- جو شخص رات دن اپنے کھانے پینے میں مصروف رہتے ہیں اور اسی طرح ان کی زندگی گذر جاتی ہے اور ان پر کوئی تلخی نہیں آتی کہ وہ صبر کریں تو وہ قاعدین میں داخل ہیں-

جس زمانہ کو انسان بسبب تلخی کے برا زمانہ کہتا ہے اور اس کو ناگوار جانتا ہے اور نہیں چاہتا کہ ویسا زمانہ اس پر آوے دراصل وہی زمانہ اس کے واسطے اچھا ہوتا ہے بشرطیکہ صبر اور تحمل سے بسر کرے-

حسن بصریؒ کا ذکر ہے کہ کسی نے ان سے پوچھا کہ تم کو غم کب ہوتا ہے تو اس نے جواب دیا کہ جب کوئی غم نہ ہو- سوچ کر دیکھ لیا جائے تو معلوم ہوتا ہے کہ جب تلخ زندگی مصائب شدائد کی انسان پر پڑتی ہے اور وہ ان کو برداشت کرتا ہے تو اس کے بعد پوشیدہ انعامات وارد ہوتے ہیں- دنیا کی وضع ہی کچھ ایسی بنی ہے کہ اول تکلیف ہوتی ہے تو پھر آرام حاصل ہوتا ہے- اچھی طرح کھانے کا مزا اسی وقت ہوتا ہے جبکہ انسان بھوک کی شدت کو برداشت کر چکا ہو جو مزا ٹھنڈے پانی میں روزے دار کو حاصل ہوتا ہے وہ دوسرے کو کہاں نصیب ہو سکتا ہے؟ معمولی طور پر ہر روز کھایا جاتا ہے مگر اس میں وہ لطف نہیں جو لطف اس کھانے میں ہوتا ہے جو مثلاً سفر کے بعد بھوک کی شدت سے حاصل ہوتا ہے- وضع دنیا کی ایسی واقع ہوئی ہے کہ درد کے بعد ہی راحت حاصل ہوتی ہے-

(ملفوظات جلد پنجم صفحہ 273-274)

اسیران راہ مولا کے لئے خصوصی درخواست دعا

○ محترم صاحبزادہ مرزا مسرور احمد صاحب ناظر اعلیٰ و امیر مقامی اور تین دیگر اسیران اس وقت عدالتی ریمانڈ پر جھنگ جیل میں اسیر ہیں- محترم صاحبزادہ صاحب اور ان کے ساتھیوں کرنل ایاز محمود احمد خان صاحب صدر عمومی' مکرم اکبر صاحب' اور مکرم ماسٹر محمد حسین صاحب کی ضمانت کی کارروائی کی جا رہی ہے- جملہ احباب جماعت سے درخواست ہے کہ ان اسیران اور جماعت کے دیگر اسیران راہ مولا کی صحت و سلامتی ان کی مشکلات دور ہونے اور جلد ہم سے آملنے کے لئے دن رات دردمندانہ اور پرسوز دعائیں جاری رکھیں-

ابتلاؤں کا آنا ایمان کی تکمیل کے لئے ضروری ہوتا ہے

(حضرت خلیفۃ المسیح الثانی)

ابتلاء کیوں آتے ہیں؟ سو یاد رکھنا چاہئے کہ اول تو ابتلاء عموماً اس لئے آتے ہیں کہ انسان کا ایمان مضبوط ہو- لیکن اس لئے نہیں کہ خدا تعالیٰ کو اس کا علم نہیں ہوتا- بلکہ اس لئے کہ خود انسان کو معلوم نہیں ہوتا کہ میرے ایمان کی کیا حالت ہے- چنانچہ ایک حکایت بیان کی جاتی ہے کہ ایک عورت کی لڑکی سخت بیمار تھی- وہ روزانہ دعا کیا کرتی تھی کہ اس کی بیماری مجھے لگ جائے اور میں مرجاؤں- ایک رات اس کی گائے کا منہ ایک تنگ برتن میں پھنس گیا- اور وہ اسے برتن سے نکال نہ سکی- اور گھبرا کر اس نے ادھر ادھر دوڑنا شروع کر دیا- اس عورت کی آنکھ کھل گئی اور ایک عجیب قسم کی شکل اپنے سامنے دیکھ کر اس نے سمجھا کہ ملک الموت میری جان نکالنے کے لئے آگیا ہے- اس عورت کا نام مہستی تھا وہ بے اختیار ہو کر کہنے لگی -

ملک الموت من نہ مہستی ام
من یکے پیرزال محنتی ام

یعنی اے ملک الموت میں مہستی نہیں ہوں- میں تو ایک غریب محنت کش بڑھیا ہوں اور اپنی لڑکی کی طرف اشارہ کرکے کہا مہستی وہ لیٹی ہوئی ہے اس کی جان نکال لے- اب دیکھو وہ عورت خیال کرتی تھی کہ اسے اپنی لڑکی سے بے انتہا محبت ہے لیکن جب اس نے سمجھا کہ جان نکالنے والا فرشتہ آگیا ہے تو معلوم ہو گیا کہ اسے اتنی محبت نہ تھی کہ وہ اس کے بدلہ میں جان دے دیتی- یہ ہے تو ایک حکایت لیکن یہ بات کثرت سے پائی جاتی ہے کہ انسان بسا اوقات اپنے خیالات کا بھی اچھی طرح اندازہ نہیں لگا سکتا اور جب اس پر ابتلاء آتے ہیں تب اسے معلوم ہوتا ہے کہ اس کا کسی چیز سے محبت یا نفرت کا دعویٰ کہاں تک صادق تھا-

اسی طرح ابتلاء میں اس لئے بھی ڈالا جاتا ہے تا لوگوں کو معلوم ہو جائے کہ فلاں کا ایمان کیسا ہے ورنہ یوں دوسروں کو کیا معلوم ہو سکتا ہے کہ فلاں کا ایمان پختہ ہے یا نہیں- اسی لئے رسول کریم ﷺ نے فرمایا ہے کہ کوئی انسان جتنا بڑا ہو اس پر اتنے ہی بڑے ابتلاء آتے ہیں- اور سب سے زیادہ ابتلاء نبیوں کو آتے ہیں (-) جب انہیں متواتر تکالیف دی جاتی ہیں تو لوگ دیکھ لیتے ہیں کہ ان کا کیسا پختہ ایمان ہے- کہتے ہیں الاستقامۃ فوق الکرامۃ اور سب سے بڑی کرامت یہ ہے کہ دشمن بھی خوبی کو مان لے اور اس کا انکار نہ کر سکے- پس اخلاق اور روحانیت کی پختگی کے لئے ابتلاؤں کا آنا اور ان کے آنے پر صبر و رضا کا مقام اختیار کرنا ایمان کی تکمیل کے لئے نہایت ضروری ہوتا ہے-

(تفسیر کبیر جلد ہفتم 584)

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ	پبلشر: آغا سیف اللہ - پرنٹر: قاضی منیر احمد مطبع: ضیاء الاسلام پریس - ربوہ مقام اشاعت: دارالنصر غربی - ربوہ	قیمت 2-50 روپے

مرتبہ حافظ عبدالحلیم صاحب

اردو کلاس کی باتیں نمبر 48

نمبر 274
ریکارڈ شدہ 25-اپریل 97ء

حضرت ابراہیمؑ کی کہانی

فرمایا۔حضرت ابراہیمؑ کی کہانی جو میں نے شروع کی تھی آج اس کو مکمل کرتے ہیں۔
میں پہلے آپ کو بتا رہا تھا حضرت ابراہیمؑ جب ابھی بچے ہی تھے ان کو خدا کی وحدت سے بڑی محبت تھی۔ بچپن ہی سے بتوں سے نفرت تھی۔ اس کی تفصیل پہلے گذر چکی ہے آج ان کے ایک مناظرے کا حال بتاتا ہوں۔

ایک مناظرہ

ایک دفعہ انہوں نے رات کے وقت مناظرہ شروع کیا اور کہا یہ جو ستارہ ہے اچھا چمک رہا ہے یہی خدا ہوگا مناظرہ ہوتا رہا۔ صبح ہو گئی ستارہ ڈوب گیا اور ختم ہو گیا۔ انہوں نے کہا او ہو یہ تو نہیں ہو سکتا۔ ستارہ تو غائب ہو گیا۔

پھر چاند نکلا کہا او ہو یہ چاند ہے یہ اس سے بڑا اور روشن ہے یہی خدا ہوگا پھر وہ بھی ڈوب گیا۔ پھر دوسرے دن بھی مناظرہ ہوا۔ اور سورج بھی ڈوب گیا انہوں نے کہا میں تو ڈوبنے والوں کو خدا نہیں بنا سکتا۔ یہ تو خدا ہو ہی نہیں سکتا۔ یہ آپ کے مناظرے کا طریقہ تھا لوگوں کو امید دلائی۔ وہ سمجھیں مان رہا ہے تھوڑا تھوڑا۔ اور پھر اس کی حقیقت کھول دی ان کے سامنے۔ پھر دوسری چیز کی امید دلائی اس کو ختم کر دیا۔ پھر تیسری چیز کی امید دلائی اس کو ختم کر دیا۔

بحث کا انداز

بعض علماء نے اس مضمون کو سمجھا نہیں۔ وہ سمجھے گویا حضرت ابراہیمؑ نے جھوٹ کہا تھا اور تھوڑا سا شرک کیا تھا۔ حالانکہ یہ حد سے زیادہ بیوقوفی کی بات ہے کہ حضرت ابراہیمؑ کے متعلق شرک کا لفظ بولا جائے۔

ستارے روز نکلتے تھے اور روز بے حقیقت ہو جایا کرتے تھے مٹ بھی جاتے تھے۔

چاند جب اپنے جوبن پر نکلتا تھا تو ستارے مدھم پڑ جاتے تھے اور پھر چاند بھی ڈوب جایا کرتا تھا۔ تو کوئی نیا واقعہ تو نہیں تھا کہ حضرت ابراہیمؑ کو پہلی دفعہ خیال آیا ہو کہ یہ خدا ہو گا یہ چمک رہا ہے یہ اس سے بڑا خدا اور یہ اس سے بڑا خدا اور سورج ڈوبنے کے بعد ہی تو ستارہ نکلا تھا۔ کیسے کہہ سکتے تھے ہے اور یہ خدا ہوگا۔

یہ حضرت ابراہیمؑ کی بحث کا ایک طریقہ تھا۔ جس طرح بت توڑے اور ان پہ ثابت کیا کہ یہ خدا نہیں ہیں۔

انہوں نے زمین و آسمان میں ان کے کئی قسم کے خدا بنائے ہوئے تھے۔ بت خود بناتے تھے اور آسمان پر چاند' ستارے اور سورج وغیرہ کی پرستش کرتے تھے۔

تو اس طرح مناظرے کر کے آپ نے ان کو بالکل لاجواب کر دیا۔ مگر جیسا کہ میں نے بیان کیا تھا حالات بہت بگڑ گئے۔

ہجرت کا حکم

تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہجرت کر جاؤ۔ اس وقت تک آپ کے کوئی اولاد نہیں تھی۔ آپ کی بیگم حضرت سارہ کی عمر بڑی ہو رہی تھی مگر اولاد کوئی نہیں تھی۔ جب سفر پہ گئے ہیں تو سب سے پہلے مصر گئے ہیں مصر میں تھوڑا سا قیام فرمایا۔ اور وہاں جو بادشاہ تھا۔ روایتوں میں اس کے متعلق بیان ہوا ہے (قرآن کریم میں تو یہ بات نہیں بیان ہوئی) اس کو میں درست نہیں سمجھتا۔

کہ حضرت ابراہیم نے نعوذ باللہ جھوٹ بول کر اپنی بیوی سارہ کو بہن کہہ دیا یہ اس لئے کہا کہ بادشاہ بہت عیش و عشرت والا مشہور تھا میں اس کو بہن کہوں گا بیوی نہیں کہوں گا ہو سکتا ہے اس کو چھوڑ دے اس پہ کوئی بری آنکھ نہ ڈالے یہ مشہور ہے۔

جھوٹ کا الزام

فرمایا:-
یہ اس لئے غلط ہے کہ بیوی پر تو کوئی دوسرا ہاتھ نہیں ڈال سکتا۔ اگر بن بیاہی بہن ہو تو اس پر ایک بادشاہ کی نیت ہو بھی سکتی ہے۔

اس لئے جھوٹ والا واقعہ ہی بالکل غلط ہے۔ حضرت ابراہیمؑ نے کوئی جھوٹ نہیں بولا۔ اس بادشاہ کو حضرت ابراہیمؑ کے مقام کے متعلق خدا تعالیٰ نے بتا دیا۔ اس کے دل میں خوف پیدا ہوا کہ ان کے متعلق مجھ سے کوئی غلط بات نہ ہو اور بڑے اعزاز کے ساتھ مصر کی ایک شہزادی تحفہ" آپ کو دی کہ آپ کی بیگم کی خدمت کرے گی اس شہزادی کا نام ہاجرہ تھا۔ یہ مصری شہزادی تھیں۔ بادشاہ نے آپ کی نیکی اور بزرگی کا بہت احترام کیا کیونکہ آپ کا تشخص آپ کا جلال آپ کا جمال دیکھ کر اس نے کہا یہ بہت بزرگ اور بڑا آدمی ہے میں اس سے دعائیں لوں۔ (وہ واقعہ بالکل غلط ہے کہ آپ کو ساتھ لے گیا اور غلط نیت باندھی بالکل غلط ہے)

اصل واقعہ یہی ہے کہ اس نے آپ سے دعائیں لینے کی خاطر محل کی شہزادی آپ کی خدمت میں پیش کی۔

اور وہ چونکہ بیوی کی خدمت کے لئے تھیں اس لئے اس زمانے کی دستور کے مطابق ان کی لونڈی کہلائیں۔

اسماعیلؑ کی بشارت

اس وقت تک ان کے کوئی اولاد نہیں تھی۔ اور عمر بڑی ہو گئی تھی۔ پھر خدا تعالیٰ نے آپ کے پاس ایک فرشتہ بھیجا۔ اور اس فرشتے نے حضرت اسماعیلؑ کی خوشخبری دی۔ قرآن کریم نے اس واقعہ کو مختلف جگہوں پر بیان فرمایا ہے بعض جگہوں پر حضرت اسماعیلؑ کی خوشخبری کا ذکر ہے۔ اور بعض جگہ حضرت اسحاقؑ کی خوشخبری کا ذکر ہے۔ جہاں حضرت اسماعیلؑ کی خوشخبری کا ذکر ہے۔ وہاں اس قصے میں سارہ کا ذکر آتا ہی نہیں۔ لیکن جہاں حضرت اسحاقؑ کی خوشخبری کا ذکر ہے وہاں حضرت سارہ آتی ہیں اور بول پڑتی ہیں یہ واقعہ بھی بہت دلچسپ ہے جب خدا تعالیٰ نے حضرت اسماعیلؑ کی خوشخبری دی تو ابھی حضرت سارہ کی کوئی اولاد نہیں تھی۔ تو وہ بچہ پیدا ہوا۔

پہلے انہوں نے خود ہی حضرت ابراہیمؑ سے کہا کہ ہمارے ہاں اولاد نہیں ہے ہم اکیلے ہیں یہ ہماری باندی ہے اس سے آپ شادی کر لیں۔ اور مجھے کوئی اعتراض نہیں ہے جب شادی ہو گئی اور بچہ پیدا ہو گیا جس طرح عورت کے دل میں رشک پیدا ہو جاتا ہے تو بہت بڑھ گیا ان کے دل میں۔ ان کو اس کی تکلیف ہوئی۔ چنانچہ ایک موقعہ پر حضرت اسماعیل کے متعلق آتا ہے کہ انہوں نے قہقہہ لگایا تو ان کو اس سے بہت تکلیف پہنچی۔ انہوں نے کہا اس کو اور اس کی ماں کو یہاں سے لے جاؤ۔ اور میں یہ برداشت نہیں کر سکتی۔ اس کی طرز اس کا ہنسنا مجھے اچھا نہیں لگتا۔ حضرت ابراہیمؑ کو بہت تکلیف ہوئی۔ آپ نے دعا کی تو اللہ تعالیٰ نے آپ کو الہاماً فرمایا ابراہیم اس کی بات مان لے لیکن میں یہ خوشخبری دیتا ہوں کہ اس سے میں ایک بڑی قوم بناؤں گا اس کو بہت بڑی برکتیں عطا کروں گا۔ چونکہ حضرت اسماعیلؑ خود دعا کے نتیجے میں پیدا ہوئے تھے اس لئے خدا کے حکم سے آپ کا نام اسماعیل رکھا گیا تھا۔

اسماعیل کے معنی

سمع کا مطلب سنا۔ ایل خدا کو کہتے ہیں۔ اسماعیل۔ اللہ نے اس کی آواز کو سنا۔ اسماعیل نام دعا کی قبولیت کے نتیجہ میں ہوا۔ اسماعیل کا ایک اور مطلب بھی تھا جو بعد میں ظاہر ہو گا۔

اب تک تو سب یہی سمجھتے ہیں کہ اسماعیل سے مراد اللہ تعالیٰ نے حضرت ابراہیمؑ کی دعا کو سنا لیکن جو بچہ اسماعیلؑ تھا اس کی دعا کو بھی سنا اور اس دعا سے آگے زمزم پھوٹا۔ اس کی پکار کو سنا اس کی دعا کو سنا تو دو طرح سے خوشخبری پوری ہوئی ایک ان کی پیدائش پر دوسری ان کو نئی زندگی عطا کی۔ ان کے پاؤں سے جو چشمہ پھوٹا ہے اس سے ثابت ہوتا ہے کہ خدا تعالیٰ نے ان کی پکار کو اور درد کو سنا ہے اس طرح اسماعیل کی کہانی جو بہت ہی پیاری کہانی اور عظیم کہانی بن گئی مگر ابھی ہم واپس جاتے ہیں حضرت ابراہیمؑ کی طرف۔

تردد کی وجہ

حضرت ابراہیمؑ کا جب حضرت سارہ کی اس بات پر دل تنگ ہوا دکھ پہنچا لیکن خدا نے حکم دیا کہ چھوڑ آؤ اور فرمایا کہ "میں اس سے ایک قوم بناؤں گا" ایک بات اس سے ضرور پتہ چلتی ہے کہ وہ جو چھری پھیرنے والا واقعہ ہے اس وعدہ کے باوجود کیوں رکے رہے تھے کہ میں چھری پھیر رہا ہوں تو اس تردد کی ایک بڑی وجہ یہ بھی تھی کہ اس کی پیدائش سے پہلے خدا نے بتایا کہ میں اس سے ایک بڑی قوم بناؤں گا اور اب چھری پھیرنے کا حکم مل رہا ہے کیونکہ جب اس کو ذبح کر دیں گے تو اس سے قوم کیسے بنے گی تو تردد میں رہے بڑی قربانی پیش کی مگر دل نہیں ٹھہرا۔ ہمیشہ یہی خدشہ رہا کہ اللہ مجھ سے جو چاہتا ہے وہ میں پورا نہیں کر سکا اور فطرت پاکیزہ اور نیک تھی ایسی روشن فطرت تھی کہ یہ سوچ بھی نہیں سکتے تھے کہ خدا تعالیٰ مجھے بیٹے کو ذبح کرنے کا حکم دے گا لیکن محبت اتنی تھی اللہ تعالیٰ سے کہ میرا اللہ مجھ سے چاہتا ہے اور میں رک گیا ہوں۔ اسی کشمکش میں آپ نے ایک بڑی درد انگیز زندگی گذاری مکہ آیا کرتے تھے بیٹے کو دیکھا کرتے تھے اور چلے جایا کرتے تھے جب حضرت اسماعیل بڑے ہوئے اور ساتھ دوڑنے پھرنے کی عمر ہوئی تو پھر آپؑ نے اسماعیل کو بلایا اور کہا کہ "اے میرے بیٹے میں یہ رؤیا دیکھتا ہوں۔"

لیکن اس واقعہ سے پہلے بہت سے واقعات اور گذر چکے تھے وہ بھی بہت مزے کے واقعات ہیں وہ آپ کو سناتا ہوں۔ ایک یہ کہ جب حضرت ابراہیمؑ ان کو چھوڑ کے گئے ہیں وہ بھی بہت دردناک واقعہ ہے۔

ہاجرہ کا توکل

حضرت ابراہیمؑ سے انسان کو اس واقعہ سے عشق ہو جاتا ہے کیسے عظیم انسان تھے ایک مشکیزہ تھوڑے سے جو وغیرہ رکھے اور چل پڑے اس جگہ رکے جہاں خانہ کعبہ کے کھنڈر تھے اور بیابان کوئی گھاس کا پتہ نہ پانی بے آب و گیاہ وادی اور وہاں چھوڑ کر جب چلنے لگے حضرت ہاجرہ نے کہا یہ آپ کیا کر رہے ہیں آپؑ خاموش رہے اس پر حضرت ہاجرہ مڑ کر پیچھے گئیں اور کہنے لگیں "بتاؤ ہمیں کہاں چھوڑے جا رہے ہو بتائیں تو سہی یہ سب کیا ہو رہا ہے" حضرت ابراہیمؑ کو اس وقت اتنی تکلیف تھی اتنا سخت صدمہ تھا کہ مڑ کر دیکھ نہیں سکتے تھے اور کوئی

باقی صفحہ 7 پر

خلافت لائبریری ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اک شخص سارے شہر کو ویران کر گیا

صاحبزادہ مرزا غلام قادر صاحب کو احباب جماعت کا خراج تحسین

صبر و ثبات کی چٹانیں

انور ندیم علوی صاحب ربوہ سے لکھتے ہیں۔

مورخہ 15- اپریل 1999ء شام پونے پانچ بجے گھر سے نکلا۔ ابھی ڈگری کالج والے موڑ کے پاس ہی پہنچا تھا کہ ایک بزرگ دوست نظر آئے۔ میں نے گاڑی روک لی۔ دروازہ کھولا اور انہیں گاڑی میں بٹھالیا۔ "منزل" کے بارہ میں نہ میں نے ان سے پوچھا اور نہ ہی انہوں نے مجھے کچھ بتایا۔ ایک یقین دونوں طرف تھا کہ ہمیں ایک دوسرے کی منزل کا علم ہے۔ ضروری نہیں کہ زبان سے ہر بات کا اظہار کیا جائے۔ آنکھوں اور دل کی بھی ایک زبان ہوا کرتی ہے۔ چند لمحوں کے بعد وہ گویا ہوئے' "سارا ربوہ بہت اداس لگ رہا ہے۔" سارے لوگ ایک ہی سمت کی جانب چل رہے تھے۔ پیدل' سوار اور گاڑیاں سب کی منزل بیت المبارک تھی ڈیوٹی پر موجود خدام نے پارکنگ کی جگہ بتائی۔ بیت کے احاطہ میں بھی خدام ڈیوٹی پر موجود تھے۔ خاموش اور پر وقار۔ ہونٹ خاموش تھے مگر آنکھیں اور دل چپ چاپ باتیں کر رہے تھے۔ باتیں جو صرف دل کی زبان سے کی جاتی ہیں اور دل کی آنکھوں سے سمجھی جاتی ہیں۔ بلند و بالا درخت اور پہاڑ خاموش۔ اداس اور سرنگوں کھڑے تھے۔ مجھے واقعتاً ایسے لگا کہ یہ درخت اور پہاڑ مجھ سے باتیں کر رہے ہوں۔ میرا غم شیئر (Share) کر رہے ہوں۔ بے اختیار پلکوں پہ ستارے جھلملانے لگ گئے۔ میں نے جلدی سے رومال نکالا اور ان ستاروں کو پلکوں سے باہر گرنے سے پہلے ہی رومال میں جذب کر لیا۔ میرے دائیں بائیں بیٹھے احباب کے جذبات اگرچہ مجھ سے مختلف نہ تھے پھر بھی نہ جانے کیوں میں آنسوؤں کو ان سے چھپانا چاہتا تھا۔

ایک طرف غم و اندوہ میں ڈوبے جذبات کا سمندر دوسری طرف صبر و ثبات کا کوہ وقار۔ جماعت احمدیہ کا کردار ہر آزمائش اور ہر امتحان میں ایسی صورت حال کے حسین امتزاج کا نام ہے۔ ہر فرد مجھے اس حسین امتزاج کی تصویر نظر آرہا تھا۔ اتنا بڑا سانحہ مگر کوئی کہرام نہیں۔ اس قدر شدید ظلم مگر کوئی زمینی احتجاج نہیں۔ (اگر کوئی سوال ہے یا التجا ہے تو صرف اپنے مولا سے)۔ ہزاروں کا اجتماع ہے مگر ہر طرف نظم و ضبط اور ترتیب ہے۔ گہرے سے گہرے زخم پر صبر کے پھول کھلانے کا ہنر کوئی جماعت احمدیہ سے سیکھے۔ اشکوں کے متلاطم سمندر میں صبر و ثبات کی چٹان بن جانا جماعت احمدیہ کا طرۂ امتیاز ہے۔

غم کا بادل ٹوٹ کر بستی پہ برسا تھا ندیم
ضبط کا دریا کناروں سے مگر چھلکا نہیں

شجرکاری سے دلچسپی کی وجہ سے میں نے اپنی زمینوں پر سندھ میں کافی درخت لگا رکھے ہیں۔ درختوں سے دلچسپی رکھنے والے ایک دوست کی زمینوں پر جانے کا اتفاق ہوا۔ وہاں لگے ہوئے درختوں میں سے سیمل کے ایک درخت کی طرف اشارہ کرکے میں نے پوچھا کہ اس درخت کی عمر کتنی ہوگی۔ دوست نے بتایا تقریباً 6 سال میں نے پوچھا کہ اگر اس درخت کو بیچ دیا جائے تو اس کی قیمت کیا ہوگی؟ انہوں نے جواباً کہا لکڑی کا کاروبار کرنے والا ایک آدمی اس کے چار ہزار روپے دے رہا تھا۔ میں نے کہا کہ قیمت تو بہت مناسب تھی پھر آپ نے انکار کیوں کیا؟ مسکرا کر کہنے لگے "یہ درخت جب میں زمین پر آتا ہوں تو اپنے سرسبز پتے ہلا ہلا کر مجھے "خوش آمدید" کہتا ہے۔" مجھے یہ درخت چار ہزار روپے سے زیادہ عزیز ہے۔ دوست کے اس جواب سے میں محظوظ تو بہت ہوا مگر سچی بات ہے کہ میں نے ان کے جواب کو اعلیٰ شاعرانہ ذوق کا نتیجہ سمجھا۔ آج گھر سے بیت المبارک تک راستے میں کھڑے درخت میرے ساتھ میاں غلام قادر کے غم میں شریک تھے۔ مجھے دلاسہ دیتے نظر آتے تھے۔ درخت اپنی زبان میں مجھ سے گویا باتیں کر رہے ہوں۔ حیرت ہے درختوں سے گہری دلچسپی رکھنے کے باوجود ان کی زبان سمجھنے اور پڑھنے میں مجھے اتنی دیر لگی ~

سر پر چڑھ کر بول رہے ہیں پودے جیسے لوگ
پیڑ بنے خاموش کھڑے ہیں کیسے کیسے لوگ

مرزا غلام قادر صاحب سے میری زیادہ شناسائی نہ تھی۔ اکیڈمی میں بچوں کو چھوڑتے یا لیتے وقت اتفاقیہ ملاقات ہو جاتی تھی۔ میرے بیٹے اورنگ زیب علوی نے 2 سال قبل میٹرک کا امتحان پاس کیا تو میرا ارادہ تھا کہ اسے کمپیوٹر سائنس کی طرف بھیجوں لہذا میں نے کمپیوٹر سائنس کے بارہ میں معلومات کے لئے مکرم حبیب الرحمن زیروی صاحب سے ذکر کیا۔ انہوں نے میاں غلام قادر صاحب سے ملنے کا مشورہ دیا۔ بلکہ بتایا کہ خود انہیں لائبریری میں کمپیوٹر کے سلسلہ میں ان سے کچھ مشورہ کرنا ہے۔ عزیزم اورنگ زیب نے کمپیوٹر سائنس کی بجائے پری میڈیکل کے مضامین کا انتخاب کر لیا اور یہ سلسلہ یہیں پر ختم ہوگیا۔ محترم میاں صاحب سے اس قدر معمولی تعلق کی دنیاوی لحاظ سے کوئی اہمیت نہیں تھی۔ اصل اہمیت اس روحانی تعلق اور محبت کی ہے جو ایک احمدی فرد کو حضرت مسیح موعود کے خاندان سے ہو سکتی ہے۔

محترم مرزا غلام قادر صاحب نے پشاور بورڈ سے ایف۔ ایس سی میں ٹاپ کیا۔ انجینئرنگ یونیورسٹی لاہور سے بی۔ ایس سی کی ڈگری لی۔ اس کے بعد آپ امریکہ تشریف لے گئے۔ امریکہ سے آپ نے کمپیوٹر سائنس کی اعلیٰ ڈگری حاصل کی امریکہ اور کمپیوٹر سائنس۔ مادی دور میں آج کل کے اکثر نوجوانوں کا حسین خواب۔ دنیاوی وجاہت۔ شہرت اور دولت کمانے کے وسیع امکانات۔ مگر آپ نے دنیاوی دولت و آسائش پر خدمت دین کو ترجیح دی۔ زندگی وقف کرکے ربوہ میں جماعتی سطح پر کمپیوٹر کو رائج کرنے کا بیڑہ اٹھایا۔ بڑی سرعت اور منظم طریق پر محنت اور لگن کے ساتھ دفاتر صدر انجمن احمدیہ اور تحریک جدید کے مختلف شعبوں میں کمپیوٹر کے استعمال کو کامیابی سے رائج کیا۔ میاں غلام قادر کی (قربانی) جماعت احمدیہ اور خاندان حضرت مسیح موعود کے لئے بہت بڑا سانحہ ہے۔ اگرچہ جماعت اور خاندان مسیح موعود کے افراد الگ الگ وجود نہیں رکھتے' سارے محبت اور پیار کی ایک روحانی ڈور سے بندھے ہوئے ہیں تاہم خاندان حضرت مسیح موعود کا ذکر مخصوص رنگ میں اس لئے کیا جارہا ہے کہ حضرت مسیح موعود کے خاندان میں یہ پہلا واقعہ ہے۔ پیارے آقا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ نے مرزا غلام قادر کے لئے جس محبت اور شفقت کا اظہار کیا ہے یہ سعادت صرف میاں صاحب کا ہی حصہ تھی۔

دبلے پتلے مرزا غلام قادر کے تیکھے نقوش اور گورے رنگ پر سیاہ گھنی داڑھی بہت جچتی تھی دنیاوی وجاہت اور شاندار تعلیمی ریکارڈ کے ساتھ ساتھ وقف زندگی نے ان کے محاسن کو دو چند کر دیا۔ میاں صاحب کا آخری دیدار کرتے وقت واضح طور پر محسوس ہوا کہ (قربانی) کے عظیم مرتبے نے ان کے روحانی حسن میں بھی بے پناہ اضافہ کر دیا ہے۔ ہر احمدی حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ۔ محترم صاحبزادہ مرزا مجید احمد صاحب' خاندان حضرت مسیح موعود کے دیگر افراد اور بحیثیت مجموعی ساری جماعت کے غم میں برابر کا شریک ہے اور محترم میاں غلام قادر کے بلندی درجات کے لئے دعاگو ہے۔

محترم صاحبزادہ مرزا غلام قادر احمد صاحب کا بچپن

مرزا عبداللطیف صاحب انسٹرکٹر ملٹری کالج جہلم لکھتے ہیں۔

خاکسار مرزا غلام قادر صاحب کو ان کے بچپن سے جانتا ہے جبکہ یہ پبلک سکول ایبٹ آباد میں پڑھتے تھے مرزا غلام قادر صاحب سے خاکسار مجلس خدام الاحمدیہ حلقہ پبلک سکول ایبٹ آباد کی رپورٹ حاصل کیا کرتا تھا۔

کیونکہ اس زمانہ میں خاکسار ایبٹ آباد شہر کی مجلس خدام الاحمدیہ کا قائد تھا۔ ایبٹ آباد کے پبلک سکول اور کاکول اکیڈیمی میں احمدی کیڈٹس سے رابطہ کے سلسلے میں خاکسار جایا کرتا تھا۔

مرزا غلام قادر احمد صاحب کے ہاؤس ماسٹر بشارت احمد خاکسار کے اچھے دوست تھے۔ وہ ملاقات کا اہتمام کرواتے تھے۔ خاکسار مرزا غلام قادر صاحب سے اینٹی روم میں یا دفتر میں ملاقات کرلیتا تھا۔ ان کا چندہ مجلس اس زمانہ میں 5 روپے تھا۔ مجھے ان کے چندہ دینے کا منظر یاد ہے کہ ہر تحریک پر وہ اپنا چندہ فوراً نکال کر پیش کر دیتے تھے۔ ان کے پانچ روپے کے نوٹ پکڑانے کی جھلک ابھی تک یاد ہے کہ ہمیشہ چندہ کے لئے صاف ستھرے نئے نوٹ پیش کرتے تھے۔ اور کوئی جماعتی ڈیوٹی ان کے ذمے لگائی گئی تو بڑے اہتمام سے اس کی رپورٹ پیش کرتے۔ مرزا غلام قادر بہت دبلے پتلے لیکن انتہائی چست اور متحرک خادم تھے۔

خاکسار جماعتی عہدیدار تھا اس لئے مخالفین پریشان کرتے تھے۔ عبدالرحمن نیازی صاحب نے استخارہ کیا اور خاکسار کو جہلم چلے جانے کی تلقین کی۔ خاکسار کو ملٹری کالج جہلم کی ملازمت انہی دنوں ایک دعا کے نتیجے میں ملی تھی 7- مئی 1975ء کو خاکسار گجرات کی قیادت میں شامل ہوگیا تو مرزا غلام قادر صاحب اور جماعت ایبٹ آباد سے رابطہ بھی ختم ہوگیا۔ لیکن مرزا غلام قادر صاحب کی امریکہ میں کمپیوٹر کی تعلیم اور وقف کے حالات معلوم ہوتے رہے۔ خاکسار کو چونکہ ان کی خدمات دینیہ کی وجہ سے ذاتی تعلق تھا۔ اس لئے خاکسار کو ان کی جواناں مرگی پر بے حد دکھ پہنچا ہے۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ مرحوم کے درجات بلند کرے اور انہیں اعلیٰ علیین میں جگہ عطا فرمائے۔ پسماندگان۔ لواحقین اور احباب جماعت کو صبر جمیل کی توفیق عطا فرمائے۔

☆☆☆☆☆☆

دردمند دل

○ مکرم ابن عادل صاحب ربوہ سے لکھتے ہیں۔

اوائل 1991ء کا ذکر ہے' خاکسار کو اپنی فرم کارپٹنگ کا کام کروانا مقصود تھا اور اس سے قبل خاکسار کو رپٹنگ کے کام کا عملی طور پر کوئی بھی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تجربہ نہ تھا۔ ساتھیوں' دوستوں سے مشورہ کرنے پر معلوم ہوا کہ خدام الاحمدیہ پاکستان نے کمپیوٹر لگایا ہے اور عام پبلک کے لئے کمپوزنگ اور ڈیزائننگ کی سہولت بھی میسر ہے۔ چنانچہ خاکسار نے خدام الاحمدیہ کے کمپیوٹر سیکشن سے رابطہ کیا یہیں پر خاکسار کی ملاقات مکرم مرزا غلام قادر صاحب سے ہوئی جو اس وقت مہتمم مال اور اس کمپیوٹر سیکشن کے انچارج تھے۔ مختلف مواقع پر کام کروانے کے دوران بعض پیچیدگیاں بھی پیدا ہوتی رہیں۔ جن کا حل اس وقت کے کمپیوٹر آپریٹرز کے بس کا روگ نہ تھا لیکن میاں صاحب کے کمال تجربہ کی بدولت وہ بھی جلد حل ہو جاتی تھیں۔ صاف معلوم ہوتا کہ آپ کو خدام الاحمدیہ کی مالی پوزیشن بہتر کرنے اور عام پبلک کی مشکلات دور کرنے کی کتنی فکر ہے۔ بعض اوقات کئی کئی گھنٹے بیٹھ کر وہ مشکلات دور کیں جو اور کوئی نہ کر سکتا تھا۔ یہیں سے میاں صاحب کے قریب ہو کر ان کے اخلاق سے فیضیاب ہونے کا مزید موقع ملا۔

جلسہ سالانہ قادیان 1991ء جو کہ صد سالہ جلسہ تھا۔ کے مبارک موقع پر نہ صرف اس میں شامل ہونے کی سعادت حاصل ہوئی بلکہ خاکسار کو میاں صاحب کے ساتھ ڈیوٹی دینے کا موقع بھی میسر آیا۔ ہماری ڈیوٹی مہمان خانہ مستورات میں تھی۔ ایک رات کو ایک خاتون دیر سے مہمان خانہ میں پہنچی جبکہ رجسٹریشن و دیگر انتظامات کرنے والے کارکن واپس جا چکے تھے لہٰذا اس وجہ سے ۔ اس خاتون کو کسی بھی کمرہ میں جگہ نہ مل سکی اور وہ باہر برآمدہ میں پڑ رہی میاں صاحب کو معلوم ہوا تو فوراً تشریف لائے چونکہ متعلقہ کارکنان کے نہ ہونے کی وجہ سے مناسب جگہ کا بندوبست تو نہ ہو سکتا تھا لیکن دوسری طرف رات بھی بہت سرد تھی اور ٹھنڈی ہوا چل رہی تھی۔ میاں صاحب نے ارد گرد سے تمام بنچ اور فرنیچر وغیرہ اٹھوا کر ان خاتون کے گرد لگوا دیا کہ ان کو ٹھنڈی ہوا نہ لگے اور یہی نہیں بعد ازاں آپ نے اپنا اوورکوٹ بھی اتار کر دے دیا تاکہ اسے اوپر اوڑھ کر سردی سے بچا جاسکے۔ مجھے یاد آیا کہ آپ کے عظیم پڑدادا حضرت مسیح موعود نے بھی جلسہ سالانہ کے مہمانوں کے لئے اپنا بستر اور رضائی دے دی تھی اور ساری رات بغلوں میں ہاتھ دے کر گذار دی تھی۔

مکرم میاں صاحب کو (کمپیوٹر فیلڈ میں ہونے کی بناء پر) کمپیوٹر کی تعلیم عام کرنے کا بے حد شوق تھا۔ اپنے طور پر دو ایک مرتبہ مختصر سی فری کلاسز کا اہتمام بھی کیا جو دیگر اہم امور کی انجام دہی کی بناء پر زیادہ دیر تک جاری نہ رہ سکیں البتہ ایم ٹی اے پر ریکارڈ کئے گئے پروگرام یقیناً ایک قیمتی اثاثہ کے طور پر آپ کی یادگار رہیں گے۔

ایسوسی ایشن آف احمدی کمپیوٹر پروفیشنلز کے پہلے چیئرمین آپ تھے اس کا مقصد یہ ہے کہ کمپیوٹر سے منسلکہ تمام احمدی دماغ اکٹھے ہو کر ریسرچ ورک کر سکیں اور آئندہ درپیش مختلف منصوبوں پر بھی کام کر سکیں۔ آپ کی کوششوں سے مختلف شہروں میں اس کا قیام عمل میں آچکا ہے اور مزید کام جاری ہے۔ خاکسار کو بھی اس ایسوسی ایشن میں شامل ہونے اور مختلف امور کی سرانجام دہی کا موقع ملتا رہا۔

ہماری فرم میں حساب کتاب کے لئے کمپیوٹر لگانے کی تجویز ہوئی۔ معاملہ اس کی پروگرامنگ کا تھا۔ مختلف جگہوں سے پروگرامنگ کے ریٹس معلوم کرنے کے بعد جب میاں صاحب سے اس کی بابت معلوم کیا گیا تو آپ کا دیا ہوا ریٹ باقی تمام جگہوں کا صرف 20 فیصد تھا آپ سے پروگرامنگ کروانے کے بعد جب دیگر پروفیشنلز سے رابطہ کیا گیا اور انہیں اس کا بتایا تو وہ حیران رہ گئے کہ اس قدر کم ریٹ میں تو یہ ممکن ہی نہیں۔

میاں صاحب کی ایک بہت بڑی خوبی یہ تھی کہ اپنے ساتھیوں' ماتحتوں کا بہت خیال فرماتے اور اگر کسی کو کوئی شکایت ہوتی تو جس حد تک ممکن ہوتا شکایت کنندہ کو مطمئن کر کے متعلقہ کارکن یا فرد کی پردہ پوشی فرماتے اور اس خوبی کا خاکسار نے کئی مواقع پر مشاہدہ کیا ہے۔

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنی رحمت و شفقت کی چادر میں انہیں لپیٹ لے اور ان کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے۔ آمین۔

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

نوید احمد شیخ صاحب

ہمارا ہتھیار صرف دعا ہے

غیر ممکن کو یہ ممکن میں بدل دیتی ہے
اے مرے فلسفیو! زور دعا دیکھو تو

دعا کے لفظی معنے پکارنے کے ہیں۔ درحقیقت دعا کو عبادت کا مغز کہا گیا ہے۔

خود خدا تعالیٰ نے اپنے انبیاء کے منہ سے ایسے دعائیہ کلمات نکلوائے ہیں جو قرآنی آیات کی صورت میں موجود ہیں۔ اس لئے انہی الفاظ میں بارگاہ الٰہی میں التجا کرنا قبولیت دعا کا موجب ہے۔

قبولیت دعا کے بارے میں خدا تعالیٰ نے اس امر کی ضمانت دی ہے کہ مجھ سے دعا کرو میں تمہاری دعا قبول کروں گا۔ جماعت احمدیہ ایک عام جماعت نہیں ہے۔ بلکہ یہ ایک روحانی جماعت ہے اور روحانی جماعتوں کا سب سے بڑا ذریعہ دعا ہوتا ہے۔ ان کی تمام کامیابیوں کا دارومدار اپنے رب سے لگاؤ اور التجا پر ہوتا ہے ان کا اپنے رب سے رابطہ اتنا قریب کا ہوتا ہے کہ وہ شیطانی قوتوں کا مقابلہ بڑے حوصلے اور مضبوطی سے کرتی ہیں۔ دعا دراصل رب اور انسان کے درمیان ایک زندہ تعلق کے اظہار کا نام ہے۔

دعا کی حقیقت

حضرت مسیح موعود کا ہمیشہ مکمل انحصار اور بھروسہ دعا پر ہی تھا۔ اس لئے انہوں نے دعا کی حقیقت کو نہایت ہی خوبصورت الفاظ میں اجاگر کیا ہے۔

"ایک بچہ جب بھوک سے بیتاب ہو کر دودھ کے لئے چلاتا اور چیختا ہے تو ماں کے پستان میں دودھ جوش مار کر آجاتا ہے بچہ دعا کا نام بھی نہیں جانتا لیکن اس کی چیخیں دودھ کو کیونکر کھینچ لاتی ہیں؟ اس کا ہر ایک کو تجربہ ہے بعض اوقات دیکھا گیا ہے کہ مائیں دودھ کو محسوس بھی نہیں کرتیں مگر بچہ کی چلاہٹ ہے کہ دودھ کو کھینچ لاتی ہے تو کیا ہماری چیخیں جب اللہ تعالیٰ کے حضور ہوں تو وہ کچھ نہیں کھینچ کر لاتیں؟ آتا ہے اور سب کچھ آتا ہے۔ مگر آنکھوں کے اندھے جو فاضل اور فلاسفر بنے بیٹھے ہیں وہ دیکھ نہیں سکتے۔ بچہ کو جو مناسبت ماں سے ہے۔ اس تعلق اور رشتہ کو انسان اپنے ذہن میں رکھ کر اگر دعا کی فلاسفی پر غور کرے تو بہت آسان اور سہل معلوم ہوتی ہے۔"

(ملفوظات جلد اول ص 129)

ہمارے پروردگار نے دعا میں بے پناہ طاقت رکھی ہے جماعت احمدیہ کے پاس کوئی دنیاوی ہتھیار نہیں ہے اس کے پاس خدا کا عطا کردہ وہ ہتھیار ہے جو اس نے اپنے انبیاء اور اپنے برگزیدہ بندوں کو عطا کیا۔ وہ ہتھیار کیا ہے وہ ہتھیار دعا کا ہتھیار ہے اگر انسان اپنے رب پر کامل یقین رکھتا ہے تو دنیا کے ہر طریقے کو آزمانے سے پہلے اپنے خدا سے دعا جیسے دلنشیں طریقے کو آزما کر دیکھے۔ خدا انسان کی التجا کو رد نہیں کرے گا۔

حضرت مسیح موعود کے چند اقتباسات جن میں دعا کی فلاسفی اور اس کے زندہ جاوید اور پر اثر کیفیت کو بڑے ہی دلآویز رنگ میں بیان فرمایا گیا ہے ذیل میں درج ہیں۔

حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں۔

"جس طرح پر آتشی شیشے کے نیچے کپڑا رکھ دیتے ہیں اور سورج کی شعاعیں اس شیشے پر آکر جمع ہوتی ہیں اور ان کی حرارت اور حدت اس مقام تک پہنچ جاتی ہے جو اس کپڑے کو جلا دے پھر یکایک وہ کپڑا جل اٹھتا ہے اسی طرح پر ضروری ہے کہ دعا اس مقام تک پہنچے جہاں اس میں وہ قوت پیدا ہو جاوے کہ نامرادیوں کو جلا دے اور مقصد مراد کو پورا کرنے والی ثابت ہو جاوے

مدت دراز تک انسان کو دعاؤں میں لگے رہنا پڑتا ہے آخر اللہ تعالیٰ ظاہر کر دیتا ہے۔"

(ملفوظات جلد دوم ص 695)

دعا کے محرکات

انسان کو اپنے رب سے دعا کس انداز میں کرنی چاہئے اس بارے میں حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں۔

"خدا تعالیٰ نے اس سورۃ فاتحہ میں دعا کرنے کا ایسا طریقہ حسنہ بتلایا ہے جس سے خوب تر طریقہ پیدا ہونا ممکن نہیں۔ اور جس میں وہ تمام امور جمع ہیں جو دعا میں دلی جوش پیدا کرنے کے لئے ضروری ہیں۔ تفصیل اس کی یہ ہے کہ قبولیت دعا کے لئے ضروری ہے کہ اس میں ایک جوش ہو کیونکہ جس دعا میں جوش نہ ہو وہ صرف لفظی بڑبڑ ہے حقیقی دعا نہیں۔ مگر یہ بھی ظاہر ہے کہ دعا میں جوش پیدا ہونا ہر ایک انسان کے اختیار میں نہیں بلکہ انسان کے لئے اشد ضرورت ہے کہ دعا کرنے کے وقت جو امور دلی جوش کے محرک ہیں وہ اس کے خیال میں حاضر ہوں اور یہ بات ہر ایک عاقل پر روشن ہے کہ دلی جوش پیدا کرنے والی دو ہی چیزیں ہیں۔ ایک خدا کو کامل اور قادر اور جامع صفات کاملہ خیال کر کے اس کی رحمتوں اور کرموں کو ابتداء سے انتہا تک اپنے وجود اور بقا کے لئے ضروری دیکھنا اور تمام فیوض کا مبدء اسی کو خیال کرنا دوسرے اپنے تئیں اور اپنے تمام ہم جنسوں کو عاجز اور مفلس اور خدا کی مدد کا محتاج یقین کرنا...... یہی دو محرک ہیں جن کا دعا کے وقت خیال میں لانا دعا کرنے والے کے لئے نہایت ضروری ہے۔"

(براہین احمدیہ روحانی خزائن جلد اول ص 54-553 حاشیہ نمبر 11)

قبولیت دعا کی فلاسفی

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ دعا کی قبولیت کے بارے میں فرماتے ہیں کہ "دعا دراصل اس کیفیت کا نام ہے کہ جب روح نہایت عاجزی اور تضرع کے ساتھ آستانہ الوہیت پر گرتی ہے۔ اس وقت سنت اللہ یہی ہے کہ یا تو اس کو قبول کرتا ہے اور اگر دعا کرنے والے کے مصالح کے لحاظ سے اس کا قبول کرنا نامناسب ہو تو اللہ تعالیٰ اس کا جواب دیتا ہے۔"

(الحکم 10 جنوری 1903ء)

حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں۔

"دعا میں اللہ تعالیٰ نے بڑی قوتیں رکھی ہیں خدا نے مجھے بار بار یہی فرمایا ہے کہ جو کچھ ہو گا دعا ہی کے ذریعہ ہو گا۔ ہمارا ہتھیار تو دعا ہی ہے اس کے سوا کوئی ہتھیار میرے پاس نہیں۔ جو کچھ ہم پوشیدہ مانگتے ہیں خدا اس کو ظاہر کر کے دکھا دیتا ہے۔"

(ذکر حبیب مرتبہ مفتی محمد صادق صاحب ص 179)

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ فرماتے ہیں کہ "دعا خدا سے آتی ہے اور خدا کی طرف ہی جاتی ہے دعا سے خدا ایسا نزدیک ہو جاتا ہے جیسا کہ تمہاری جان تم سے نزدیک ہے۔"

(لیکچر سیالکوٹ ص 26)

"یاد رکھو جو مخلوق کا حق دباتا ہے اس کی دعا قبول نہیں ہوتی کیونکہ وہ ظالم ہے"

(ملفوظات جلد دوم ص 195)

ہمارے پیارے امام حضرت خلیفۃ المسیح

باقی صفحہ 7 پر

خلافت لائبریری ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ڈاکٹر صلاح الدین صاحب- نیویارک

نوجوانوں اور طالب علموں کے لئے مفید مشورے

کیا آپ ایک اچھی ملازمت کے خواہش مند ہیں

ہم کالجز اور یونیورسٹیوں میں داخلہ لے کر اس لئے تعلیم حاصل کرتے ہیں تاکہ ڈگری حاصل کرنے کے ساتھ ہی اچھی ملازمت مل جائے اور تنخواہ بھی معقول ہو۔ سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ کیا ہر فارغ التحصیل ملازمت حاصل کر سکتا ہے یا نہیں۔ اس دور میں پاکستان تو کیا یورپ اور امریکہ میں بھی ملازمت حاصل کرنا کافی دشوار ہو گیا ہے۔ مغربی ممالک میں گزشتہ دہائی سے ڈاؤن سائزنگ ہی نہیں بلکہ اکثر اداروں کی از سر نو تنظیم سازی کی وجہ سے ملازمین کی تعداد کو کم کیا جا رہا ہے۔ تاکہ منافع کو بڑھایا جا سکے اس کے نتیجہ میں نئی آسامیاں تو کیا سینئر اور تجربہ کار ملازمین کے سر پر بھی ہر آن تلوار لٹکتی دکھائی دیتی ہے کہ نہ جانے کل کیا ہو گا۔ مغربی دنیا میں اس وجہ سے اس قدر بے چینی ہے کہ سکنڈے نیویا سے تعلق رکھنے والے ایک ممبر آف پارلیمنٹ نے حضرت صاحب سے درخواست کی کہ اس مسئلہ کو نمٹنے کے لئے کوئی نصیحت کریں۔

حضرت صاحب کا مشورہ حضرت صاحب نے فرمایا:-

جب دنیا کے اقتصادی حالات اچھے تھے تو کمپنیوں اور ادارہ جات میں سب نے اچھا وقت دیکھا۔ اب اقتصادی حالات تبدیل ہوئے ہیں تو کچھ ملازمین کو فارغ کرنے کی بجائے سب ملازمین کا کچھ وقت کم کر دیا جائے تاکہ سب کی تھوڑی تھوڑی تنخواہ کم ہو جائے اور کوئی بھی شخص بے روزگار نہ ہو۔ اچھے دور میں سب نے مزہ کیا اور اب مشکل گھڑی میں بھی سب حصہ بانٹیں۔ یہ زیادتی ہے کہ اداروں کے بڑے صاحبان تو اسی طرح عیش کی زندگی گزاریں اور بے روزگار ہونے والے مشکل میں دھکیل دیئے جائیں۔ یہی سبق ہمیں دین بھی سکھاتا ہے۔

اچھی ملازمت کیسے مل سکتی ہے

اس دور میں ہمیں یہ دیکھنا ہے کہ کس قسم کی تعلیم حاصل کریں۔ اس بات کا انحصار اس پر ہے کہ آجکل ملازمت کے حصول کے لئے کون سی ترجیحات ہیں۔ کمپنیاں اور ادارے ایسے نوجوانوں کو پسند کرتی ہیں جن میں مختلف شعبوں کی تعلیم و تربیت کا بہترین امتزاج ہو۔ ہر کمپنی "بیسٹ" یعنی بہترین شخص کی تلاش میں رہتی ہے۔ اس نقطہ نظر سے "بہترین" کی تعریف یہ کی جاتی ہے کہ یہ شخص کسی لحاظ سے بھی سست اور کاہل نہ ہو۔ اور Interpersonal Skills کی کمی نہ ہو۔ بہترین کی تعریف معاشی حالات بدلنے کے ساتھ اور طلب و رسد کے دھارے کے ساتھ بدلتی رہتی ہے۔ ہو سکتا ہے جو آج بہتر ہے وہ کچھ عرصہ بعد بہتر نہ رہے۔

بہترین امیدوار کی خصوصیات

بہترین ملازم یا ملازمت کا امیدوار اس شخص کو سمجھا جاتا ہے جو اپنی ملازمت کے روز اول سے ہی اس فیکٹری یا ادارہ یا کمپنی میں Contribute کر سکے۔ یا دوسرے الفاظ میں آپ ایسے کام کرنے کے اہل ہوں جس سے آپ اپنی تنخواہ کے بدلے اس کمپنی کی آمد میں کئی گنا اضافہ کر سکیں۔ کیوں جی کیا خیال ہے۔ اب اکثر لوگ سوچ میں گم ہو جائیں گے کہ آجکل تیسری دنیا کے اکثر دفاتر میں تو اکثریت ایسے ملازمین کی ہے جو اس تعریف پر پورا ہی نہیں اترتے۔ مذکورہ دونوں نکات کو ملائیں تو ایک تیسری حقیقت سامنے آتی ہے۔ جس کا تعلق آپ کی تنخواہ سے ہے۔ یعنی تعلیم بھی حاصل کر لی۔ ہم میں ایک بہترین ملازم کی خوبیاں بھی موجود ہیں تو پھر تنخواہ کتنی ملے گی۔ اس بات کا دارومدار اس پر ہے کہ آپ نے کس شعبہ میں تعلیم و تربیت حاصل کی ہے۔ اور کس قدر تنخواہ ملے گی۔

ایک تجزیہ ملازمتوں کی اسامیوں کے لحاظ سے اور امیدواروں کی تعداد کے تناسب سے امریکہ کے لیبر ڈپارٹمنٹ نے 1992ء تا 2005 تک کا تجزیہ شائع کیا ہے۔ جس کا خلاصہ پیش ہے۔

طلب زیادہ اور رسد کم کمپیوٹر کے ماہرین ' انجینئرنگ سائنسز اور ڈیٹا پروسیسنگ ' ہیلتھ سروسز مینیجر' فارماسسٹ' فزیکل تھراپسٹ' فزیشن اسسٹنٹ' پاؤں کی امراض کے ڈاکٹرز' فزیشنز' نرسز' ہوٹل اور ریسٹورانٹ مینیجر'

طلب اور رسد برابر اکاؤنٹنٹ اور آڈیٹرز' کیمیکل انجینئر' کیمسٹ' پرہیزی غذا کے ماہر اور غذائیت کے ماہرین 'اکنامک اور مارکیٹ ریسرچ اینالسٹ' انڈسٹریل انجینئر' کانکنی کے انجینئر' نظر ٹیسٹ کرنے والے ڈاکٹرز' سکول کے اساتذہ' تصنیف و تالیف اور ایڈیٹرز

طلب کم اور رسد زیادہ انتظامی سروسز کے مینیجر' ایرو سپیس انجینئر' آر کیٹکٹس' بیالوجسٹ اور میڈیکل سائنٹسٹ' دانتوں کے ڈاکٹر' ڈیزائنرز' ایجوکیشن مینیجرز' فنانشل مینیجرز' جنگلات کے ماہرین' وکلا اور جج صاحبان' لائبریرین' حساب دان اور شماریات کے ماہر' سائیکالوجسٹ' آرٹس کے مضامین۔

اگر لیبر ڈپارٹمنٹ کی یہ رپورٹ چند سال قبل ہماری نظر سے گزرتی تو یقیناً ہم میڈیکل سائنٹسٹ نہ ہوتے۔ واقعی اس فیلڈ میں طلب کم اور رسد زیادہ ہے۔ لیبر ڈپارٹمنٹ کی روشنی میں گزشتہ چند سالوں سے ہائی ٹیک الیکٹرانک اور آٹو موٹو کمپنیاں ایسے ملازمین کی تلاش میں ہوں گی جو کہ انجینئرنگ کی تعلیم و ڈگری کے ساتھ ساتھ کمپیوٹر سائنسز میں بھی مہارت رکھتے ہوں۔

کمپیوٹر کے ماہرین آجکل مغربی ممالک خصوصاً امریکہ اور کینیڈا میں کمپنیاں ایسے لوگوں کو ملازمت دیتی ہیں جو کہ Computor Software Development میں مہارت رکھتے ہوں۔ بیورو آف شماریات کی رپورٹ کے مطابق سال 2005ء تک جو لوگ کمپیوٹر اینڈ ڈیٹا پروسیسنگ میں مہارت رکھتے ہوں گے ان کی کھپت سب سے زیادہ ہو گی اور تنخواہ بھی اچھی ہو گی۔

کون سے شعبہ میں ماسٹرز ڈگری ضروری ہے ترقی یافتہ ممالک میں بڑی کمپنیوں والے فرسٹ ڈگری (بیچلرز) کے حامل امیدواروں کو ملازمت کے لئے ترجیح دیتی ہیں۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ ادارے ان نوجوان ملازمین کو اپنی ضروریات کے مطابق ڈھال لیتے ہیں...... اور پھر یہی ملازمین تجربہ کے ساتھ ساتھ اپنے اداروں اور شعبہ زندگی میں ترقی کی منازل طے کرتے رہتے ہیں۔ بوقت ضرورت کمپنیاں ایسے ملازمین کو اپنے خرچ پر مزید تعلیم بھی دلوا لیتی ہیں۔ اس لئے اکثر شعبوں میں ماسٹرز ڈگری کی ضرورت نہیں رہتی۔ البتہ کچھ ایسے شعبہ جات ہیں جن میں ماسٹرز ڈگری حاصل کرنا ضروری ہوتا ہے۔ جیسے وکالت' کالجز' اور یونیورسٹی کے اساتذہ اور سائیکالوجسٹ وغیرہ۔

زیادہ امکانات ایسے افراد جنہوں نے فرسٹ ڈگری کسی ٹیکنیکل شعبہ میں حاصل کی ہوتی ہے جیسے انجینئرنگ وغیرہ کے شعبہ جات' تو ایسے افراد اگر ایم بی اے بزنس مینجمنٹ میں کریں۔ تو ان افراد کو تنخواہ بھی زیادہ ملتی ہے اور ملازمت بھی دوسرے افراد کی نسبت ملنے کے مواقع زیادہ ہو جاتے ہیں۔ مثال کے طور پر اگر ان افراد کو 45 ہزار ڈالر سالانہ تنخواہ سٹارٹ میں ملتی ہے تو نان ٹیکنیکل ڈگری کے بعد ایم بی اے کرنے والے فراد کو سٹارٹ میں 35 ہزار ڈالر سالانہ ملیں گے۔

ایم بی کرنے والے امریکہ میں لیبر ڈپارٹمنٹ کے 1997ء کے ایک سروے کے مطابق بہت سارے ایسے ایم بی اے فارغ التحصیل ہیں جو ابھی تک ملازمت حاصل کرنے میں ناکام رہے ہیں۔ اس کی وجہ یہ بتائی گئی ہے کہ امریکہ میں اب ایم۔بی۔اے افراد کی زیادہ طلب نہیں رہی۔

ماضی میں تو ایم بی۔اے کرنے والوں کی بہت زیادہ طلب تھی اور ایم بی اے کی ڈگری کو "گولڈن پاسپورٹ" کہا جاتا تھا۔ کہ جس ملک میں بھی دل چاہے ملازمت مل سکتی ہے۔ اس وجہ سے ہر ایک نے ایم۔بی اے ہی کرنا شروع کر دیا۔ نتیجہ یہ نکلا کہ اس ڈگری کے حامل افراد کی بہتات ہو گئی۔ خاص کر ایسے افراد جنہوں نے نان ٹیکنیکل ڈگریوں کے بعد ایم۔بی اے بھی کر لیا کہ شاید ان کی طلب میں اضافہ ہو جائے گا۔ اب یہ محسوس کرتے ہیں کہ ان کی طلب میں کوئی فرق نہیں پڑا۔

بہتر خوبیاں ایم بی اے کرنے کے لئے آجکل سب سے ضروری نکتہ یہ ہے کہ طالب علم نے کس یونیورسٹی سے یہ ڈگری حاصل کی ہے۔ اور کون سے کورسز کا انتخاب کیا ہے۔ ان نکات کے علاوہ سب سے بڑھ کر اس فرد میں ذاتی خوبیاں کون سی ہیں۔ خاص طور' قائدانہ صلاحیت' عالی ہمت' میل جول میں مہارت' منطقی تجزیہ کی صلاحیت'

آجکل مغربی دنیا میں اس طریق کو بہتر جانا جاتا ہے کہ فرسٹ ڈگری حاصل کرنے کے بعد نوجوان کسی ادارہ میں ایک یا دو سال کے لئے ملازمت اختیار کریں اور پھر اس دوران اپنے ذاتی تجربہ اور دلچسپی کی بناء پر ایم بی اے کریں۔ اس طرح وہ زیادہ کامیاب امیدوار کے طور پر ابھریں گے۔ پنجابی کی کہاوت تو اب سمجھ آئی مغربی دنیا والوں کو

"راہ پیا جانے یا واہ پیا جانے"

اس لئے ہمارے طلباء کو ذہن میں یہ بات نہیں رکھنی چاہئے کہ پہلے ڈگریوں کے انبار لگا لیں پھر ملازمت کی تلاش شروع کریں گے۔ وسیع تر مفاد کو مدنظر رکھتے ہوئے شروع ہی سے سوچ اور سمجھ کر اور دوسرے اہل علم اور تجربہ کار لوگوں سے صلاح مشورہ کر کے سکول کے زمانہ سے ہی اپنی مستقبل کی راہ متعین کرنے کی کوشش کریں۔

انٹرنیشنل ملازمت اس دور میں ہر نقطہ نظر سے سرحدیں سکڑ رہی ہیں۔ جس انداز سے عالمی حالات میں تبدیلی آ رہی ہے اسی طرح بڑی بڑی کمپنیاں بھی تیسری دنیا میں اچھے تعلیم یافتہ اور تربیت یافتہ ملازمین کی تلاش میں نظر دوڑاتی ہیں۔ امریکہ میں تو خاص کر ریکروٹنگ کمپنیاں بنی ہوئی ہیں جو اچھے ملازمین تلاش کر کے بڑے اداروں کو دیتی ہیں۔ یہ کمپنیاں پوری دنیا سے ملازمین بھرتی کرتی ہیں۔ اس لئے ہمارے ملک کے طلباء کے لئے بھی پہلے کی نسبت کافی آسانی ہو گئی ہے۔ اپنے گھر یا شہر میں ہی بیٹھے E-Mail کے ذریعہ یا انٹرنیٹ کے ذریعہ پوری دنیا سے رابطہ ہو جاتا ہے۔ انٹرنیٹ پر فضولیات پر وقت ضائع کرنے کی بجائے اپنے مستقبل کے دھارے کو بہتر سمت موڑنے پر تمام صلاحیتوں کو اور جو اللہ تعالیٰ نے آسانیاں دی ہیں ان کو بروئے کار لائیں۔

حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع نے کئی مرتبہ فرمایا.... کہ اس دور میں جتنی بھی ایجادیں مغربی دنیا میں ہو رہی ہیں اس کا فائدہ حضرت بانی

باقی صفحہ 7 پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وصایا

ضروری نوٹ:-

مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جا رہی ہیں کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق یا کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

سیکرٹری
مجلس کارپرداز

مسل نمبر32082 میں غلام محمد باجوہ ولد چوہدری علی محمد باجوہ قوم باجوہ پیشہ ڈرائیور عمر 70 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن 11/26 دارالرحمت شرقی (ب) ربوہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 98-12-29 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے-1- مکان نمبر11/26 برقبہ 10 مرلہ واقع دارالرحمت شرقی ب ربوہ مالیتی-/400000 روپے- اس وقت مجھے مبلغ-/1000 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ از پسران مل رہے ہیں- میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا- اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا- اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی- میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد غلام محمد باجوہ 11/26 دارالرحمت شرقی (ب) ربوہ گواہ شد نمبر1 طاہر احمد نسیم 4/25 دارالرحمت شرقی (ب) ربوہ گواہ شد نمبر2 محمد انور ولد عبدالغنی 22/25 دارالرحمت شرقی (ب) ربوہ۔

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

مسل نمبر32083 میں نصرت نسیم زوجہ چوہدری نسیم احمد قوم اعوان پیشہ خانہ داری عمر 57 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن 3/4 دارالرحمت غربی ربوہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 99-1-26 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی- اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے (ا) حق مہر وصول شدہ 2000 روپے (۲) زیورات طلائی وزنی 86 گرام' 700 ملی گرام مالیتی 43350 روپے- اس وقت مجھے مبلغ 500 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں- میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی- اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی- اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی- میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے- الامتہ نصرت نسیم 3/4 دارالرحمت غربی ربوہ گواہ شد نمبر1 چوہدری نسیم احمد خاوند موصیہ گواہ شد نمبر2 میجر سعید احمد وصیت نمبر24650۔

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

مسل نمبر32084 میں بشریٰ حمید بنت عبدالحمید قوم گکھڑ پیشہ ٹیچر (عارضی) عمر 24 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن امیر پارک گوجرانوالہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 97-8-19 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی- اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے- زیورات طلائی ایک تولہ اڑھائی ماشہ مالیتی-/5800 روپے- اس وقت مجھے مبلغ-/2000 روپے ماہوار بصورت عارضی ملازمت مل رہے ہیں- میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی- اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی- اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی- میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے- الامتہ بشریٰ حمید امیر پارک ڈی سی روڈ گلی نمبر2 گوجرانوالہ گواہ شد نمبر1 قیس نورانی وصیت نمبر30216 گواہ شد نمبر 2 جاوید اقبال انجم وصیت نمبر26021-

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

مسل نمبر32085 میں شمائلہ فیروز بنت فیروزدین صاحب قوم بھٹی پیشہ طالب علمی عمر17 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن کچی پمپ والی گوجرانوالہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 97-6-1 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی- اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے- اس وقت مجھے مبلغ-/150 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں- میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی- اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی- اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی- میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے- الامتہ شمائلہ فیروز کچی پمپ والی گوجرانوالہ گواہ شد نمبر1 قیس نورانی وصیت نمبر30216 گواہ شد نمبر2 جاوید اقبال انجم وصیت نمبر26021-

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

مسل نمبر32086 میں احمد دین ولد علی محمد صاحب قوم بھٹی پیشہ دوکانداری عمر68 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن گلی نمبر4 بازار نمبر3 رشید کالونی گوجرانوالہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 97-8-19 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی- اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے-1- مکان برقبہ پونے سات مرلہ مالیتی-/500000 روپے-2- اور دوکان پرچون مالیتی-/50000 روپے- اس وقت مجھے مبلغ-/1000 روپے ماہوار بصورت منافع از دوکانداری مل رہے ہیں- میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا- اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا- اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی- میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے- العبد احمد دین گلی نمبر4 بازار نمبر3 رشید کالونی گوجرانوالہ گواہ شد نمبر1 قیس نورانی وصیت نمبر30216 گواہ شد نمبر 2 جاوید اقبال انجم وصیت نمبر 26021-

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

مسل نمبر32087 میں امتہ القیوم زوجہ نصیر احمد ڈھلوں قوم کھوکھر پیشہ خانہ داری عمر 35 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن امیر پارک ڈی سی روڈ گوجرانوالہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 97-9-4 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی- اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے- زیورات طلائی وزنی 8 تولہ تین ماشہ مالیتی-/42500 روپے- اور حق مہر-/5000 روپے- میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی- اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی - اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی- میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے- الامتہ امتہ القیوم گلی نمبر1- ڈی سی روڈ امیر پارک گوجرانوالہ گواہ شد نمبر1 قیس نورانی وصیت نمبر30216 گواہ شد نمبر2 جاوید اقبال انجم وصیت نمبر26021-

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

مسل نمبر32088 میں ظہیرہ رشید زوجہ رشید احمد قوم مغل پیشہ خانہ داری عمر33 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن امیر پارک گوجرانوالہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 97-9-5 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی- اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے-1- حق مہر-/15000 روپے جو بصورت زیور طلائی وزنی 3 تولہ مالیتی-/15000 روپے وصول شد-2- واشنگ مشین مالیتی-/2800 روپے-3- سلائی مشین مالیتی-/700 روپے- اس وقت مجھے مبلغ-/100 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں- میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی- اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی - اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی- میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے- الامتہ ظہیرہ رشید گلی نمبر2 محلہ امیر پارک ڈی سی روڈ گوجرانوالہ گواہ شد نمبر1 قیس نورانی وصیت نمبر30216 گواہ شد نمبر2 جاوید اقبال انجم وصیت نمبر26021-

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

مسل نمبر32089 میں چوہدری نثار احمد ولد چوہدری محمد شریف صاحب قوم جٹ پیشہ ٹیچنگ عمر28 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن 3 گوبند گڑھ کالج روڈ گوجرانوالہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 97-9-5 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی- اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے- اس وقت مجھے مبلغ-/1800 روپے ماہوار بصورت تنخواہ مل رہے ہیں- میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا- اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا- اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی- میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے- العبد چوہدری نثار احمد 3 گوبند گڑھ کالج روڈ گوجرانوالہ گواہ شد نمبر1 قیس نورانی وصیت نمبر 30216 گواہ شد نمبر2 جاوید اقبال انجم وصیت نمبر26021-

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

مسل نمبر32090 میں امتہ الشافی بنت محمد افضل منیر قوم ڈھلوں پیشہ طالب علمی عمر18 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن 2- امیر پارک ڈی سی روڈ گوجرانوالہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 97-8-19 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی- اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے- اس وقت مجھے مبلغ-/100 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں- میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی- اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی - اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی- میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے- الامتہ امتہ الشافی 2 محلہ امیر پارک گوجرانوالہ ڈی سی روڈ گوجرانوالہ گواہ شد نمبر1 قیس نورانی وصیت نمبر 30216 گواہ شد نمبر2 جاوید اقبال انجم وصیت نمبر26021-

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

مسل نمبر32091 میں ملک انس احمد ولد ملک منور احمد قوم ملک پیشہ طالب علم عمر17 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن 10- محلہ اسلام آباد گوجرانوالہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 97-8-18 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی- اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے- اس وقت مجھے مبلغ-/300 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں- میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا- اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا- اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی- میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے- العبد ملک انس احمد 10- محلہ اسلام آباد گوجرانوالہ گواہ شد نمبر1 قیس نورانی وصیت نمبر30216 گواہ شد نمبر2 جاوید اقبال انجم وصیت نمبر26021-

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

خون کا عطیہ دیکر انسانیت کی خدمت کیجئے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اطلاعات واعلانات

یوم قدرت ثانیہ

○ امراء کرام' صدر صاحبان اور مربیان سلسلہ کی اطلاع کے لئے تحریر ہے کہ 27- مئی "یوم قدرت ثانیہ" کی مناسبت سے اپنے اپنے حلقہ میں پروگرام منعقد کرکے احباب جماعت کو معلومات بہم پہنچائیں اور اپنی رپورٹس ارسال فرماویں۔

(ناظر اصلاح وارشاد)

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

سیکرٹریان مال سے درخواست

○ جملہ جماعت ہائے احمدیہ کے سیکرٹریان مال سے درخواست ہے کہ ان کے پاس ادارہ الفضل کی جو رقوم جمع ہیں (وہ مع تفصیل) براہ کرم جلد از جلد دفتر الفضل میں یا صدر انجمن احمدیہ ربوہ کو بھجوادیں۔

(مینجر الفضل)

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

گمشدہ پرس

مکرم بشارت احمد محمود صاحب کی بیٹی عزیزہ امۃ الباسط محمود کا چھوٹا پرس مورخہ ۹۹-۵-۸ کو دارالنصر شرقی ربوہ سے گولبازار کی طرف جاتے ہوئے راستہ میں کہیں گرگیا ہے۔ جس میں شناختی کارڈ اور کچھ نقدی بھی ہے۔ براہ کرم جس کو ملے وہ درج ذیل پتہ پر پہنچاکر مشکور فرمائیں۔

بشارت احمد محمود ۱۹/۱۷ دارالنصر شرقی ربوہ

ضروری اعلان

○ حضرت مولانا محبوب عالم صاحب جو حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کے قدیم رفقاء میں سے تھے اور گجرات سے ریاست کشمیر میں تشریف لائے تھے اور میرپور کوٹلی اور پونچھ وغیرہ کے علاقوں میں ان کے ذریعہ متعدد جماعتیں قائم ہوئی تھیں۔

ان کے حالات زندگی مرتب کرنے مقصود ہیں اس لئے اس اعلان کے ذریعہ درخواست ہے کہ جن احباب کے پاس ان کے بارہ میں کسی قسم کی کوئی دستاویز' تحریر' فوٹو ہو یا کسی بھی قسم کے حالات و واقعات کا علم ہو یا معلومات ہوں تو خاکسار کو درج ذیل پتہ پر ارسال فرماکر ممنون فرمائیں۔

عبدالوہاب احمد شاہد مربی سلسلہ
کوارٹر نمبر 47 تحریک جدید ربوہ

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

کالج کے پروفیسر' سکول کے اساتذہ اور وقف عارضی

○ "اسی طرح کالجوں کے پروفیسر اور لیکچرار۔ سکولوں کے اساتذہ' کالجوں کے سمجھدار طلباء بھی اپنی رخصتوں کے ایام اس منصوبہ کے ماتحت کام کرنے کے لئے پیش کریں۔ سکولوں کے بعض طلباء بھی اس قسم کے بعض کام کرسکتے ہیں۔ کیونکہ سکولوں کے بعض طلباء ایسے بھی ہوتے ہیں جو اپنی صحت اور عمر کے لحاظ سے اس قابل ہوتے ہیں کہ اس قسم کی ذمہ داریاں ادا کرسکیں۔ ان کو بھی اپنے نام اس تحریک کے سلسلہ میں پیش کردینے چاہئیں۔ بشرطیکہ وہ اپنا خرچ برداشت کرسکتے ہوں۔"

(سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث۔ الفضل 23- مارچ 1966ء)

اعلان دارالقضاء

○ (مکرم غلام سرور صاحب بابت ترکہ مکرم محمد طفیل صاحب)

مکرم غلام سرور صاحب ولد مکرم محمد طفیل صاحب ساکن مکان نمبر 6/23 محلہ دارالعلوم شرقی ربوہ نے درخواست دی ہے کہ میرے والد بقضائے الٰہی وفات پاگئے ہیں۔ لہٰذا ان کا قطعہ / مکان نمبر 6/23 برقبہ ایک کنال واقع محلہ دارالعلوم شرقی ربوہ ہم چاروں بھائیوں کے نام مشترکہ طور پر منتقل کردیا جائے۔ دیگر ورثاء کو اس پر کوئی اعتراض نہ ہے۔ جملہ ورثاء کی تفصیل یہ ہے:۔

1۔ محترمہ مریم بی بی صاحبہ (بیوہ)
2۔ محترمہ ہاجرہ بیگم صاحبہ (بیٹی)
3۔ محترمہ رضیہ بیگم صاحبہ (بیٹی)
4۔ محترمہ بشریٰ پروین صاحبہ (بیٹی)
5۔ مکرم غلام صابر صاحب (بیٹا)
6۔ مکرم غلام سرور صاحب (بیٹا)
7۔ مکرم سحر احمد صاحب (بیٹا)
8۔ مکرم محمد افضل صاحب (بیٹا)

بذریعہ اخبار اعلان کیا جاتا ہے کہ اگر کسی وارث یا غیر وارث کو اس انتقال پر کوئی اعتراض ہو تو تیس یوم کے اندر اندر دارالقضاء ربوہ میں اطلاع دیں۔

(ناظم دارالقضاء۔ ربوہ)

بقیہ صفحہ 2

بات نہیں کہہ سکتے تھے۔ آخر حضرت ہاجرہ نے کہا: "بتاؤ کیا یہ خدا کا حکم ہے؟" اس پر حضرت ابراہیمؑ نے اوپر انگلی کردی کہ ہاں خدا کا حکم ہے اس پر حضرت ہاجرہ نے کہا "ہاں بس پھر ٹھیک ہے اب آپ جائیں جو اللہ کا حکم ہے وہی کریں اس پر حضرت ابراہیم وہاں سے روانہ ہوئے۔

جاری ہے

بقیہ صفحہ 4

الرابع ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے بھی بہت سے مواقع پر دعا کی کیفیت کو اس طرح اجاگر کیا ہے کہ دعا کی ماہیت اور زندہ حقیقت کو سمجھنے میں کسی احمدی سے کوتاہی نہ ہو انہوں نے اپنے خطبات میں بارہا دعا کی اہمیت کو اس رنگ میں پیش کیا کہ آج دعا ایک احمدی کا فطری عمل ہی نہیں بلکہ وہ ہماری زندگی کا ایک اہم جز بن چکی ہے۔ آج کے دور میں ہر احمدی دعا کے تصور کے بغیر اپنے آپ کو نامکمل سمجھتا ہے۔ دور حاضر اس بات کا تقاضا کرتا ہے ہمیں پہلے سے بھی زیادہ دعاؤں کی طرف توجہ کرنی چاہئے۔ کیونکہ وہ کامیابیوں اور کامرانیوں کا عظیم الشان زمانہ شروع ہو چکا ہے جس کی بشارت خدا نے اپنے امام کو دی تھی جس کی ایک جھلک ہم اپنی زندگی میں بھی دیکھ رہے ہیں لہٰذا ہم پر منحصر ہے کہ ہم خود کس حیثیت کے ساتھ اس میں شامل ہوتے ہیں۔

جماعت ترقی کے اس دور میں آچکی ہے کہ ہماری ذرا سی کوتاہی ہمارے لئے نقصان دہ ہے اور ہمیں دوسروں سے ادنیٰ مقام پر کھڑا کرسکتی ہے ہمیں اپنے پرودگار کے سامنے اپنے گناہوں کی معافی کا طلبگار ہونا چاہئے۔

☆......☆......☆......☆

بقیہ صفحہ 5

سلسلہ احمدیہ کی جماعت کو ضرور پہنچنا ہے۔ اس لئے ہم پر یہ ذمہ داری عائد ہوتی ہے کہ ان سہولتوں سے فائدہ اٹھائیں۔

تو جب آپ انٹرنیشنل مارکیٹ میں ملازمت کی کوشش کریں گے تو دنیا آپ کو چھوٹی ہوتی دکھائی دے گی اور اس کے ساتھ ہی دوسری اقوام کے ساتھ مقابلہ سخت ہوتا نظر آئے گا۔ تعلیم و تربیت کے میدان میں بڑے بڑے پہلوانوں سے جوڑ پڑتا نظر آتا دیکھ کر میدان سے بھاگنے کی ضرورت نہیں بلکہ اس خدائی خبر کے مصداق بننے کی ہر چڑھنے والے دن کی تیاری کریں۔

"کہ تیرے فرقہ کے لوگ علم و معرفت میں کمال حاصل کریں گے

گیارہ خوبیاں جب اس Moto کو ذہن میں رکھ کر مستقبل کی طرف قدم ماریں تو انٹرنیشنل مارکیٹ میں مقابلہ کے لئے درج ذیل خوبیاں اپنی ذات میں پیدا کرنے کی کوشش کریں یقیناً جیت آپ کی ہوگی۔

کام سیکھنے کی صلاحیت' اولوالعزمی سے کام کرنا' تخلیقی صلاحیت' فرائض منصبی میں مہارت' اچھی خوش طبع شخصیت' پہل کرنے کی جرأت' بولی پر عبور' طرز بیان میں مہارت' پسندیدہ شخصیت اور دوسروں کے ساتھ مل جل کر کام کرنے کی صلاحیت' فراست اور طبیعت میں لچک' ملازم بننے کی خوبی' جی کڑا کرکے کام کرنے کی اہلیت'

یہ وہ گیارہ خصوصیات ہیں جو امریکہ کے لیبر ڈیپارٹمنٹ نے گزشتہ سال شائع کی ہیں۔ جب میں یہ رپورٹ پڑھ کر یہ مضمون لکھ رہا تھا تو اس کے ساتھ ہی میرے ذہن میں گزشتہ 15 سال کے حضرت صاحب کے خطبات گھومنے لگے کہ یہی تو وہ خصوصیات ہیں جو حضرت صاحب نے اپنے ارشادات میں بار بار مردوں اور عورتوں کو اپنے اندر پیدا کرنے کی تلقین فرمائی۔ امریکہ والوں کو تو آج خیال آیا۔

خوبیاں پیدا کرنے کا بہترین طریق

آپ کے ذہن میں یہ سوال آئے گا کہ یہ خوبیاں اپنے اندر کیسے پیدا کریں۔ جواب بہت ہی سادہ اور آسان ہے۔ کہ جنہوں نے ہمیں نصیحت فرمائی ان سے ہی سیکھیں۔ یعنی حضرت صاحب سے.... اللہ تعالیٰ نے ایم ٹی اے کے ذریعہ ہر شخص کی ملاقات ہر روز کرادی۔ حضرت صاحب کی مجالس سوال و جواب دیکھیں۔ اس سے آپ کو اپنے اندر مذکورہ تمام خوبیاں پیدا کرنے کی قوت آئے گی۔ علم کے ساتھ فراست اور معرفت آنی شروع ہوگی۔ درس کلام اللہ اور ہر خطبہ جس میں آجکل خصوصی طور پر حضرت بانی سلسلہ کی تحریروں کی تشریح فرماتے ہیں۔ اللہ کی قسم واقعی عرفان اور معرفت کی باریک راہیں کھلنی شروع ہو جاتی ہیں۔ میں حلفاً یہ اقرار کرتا ہوں کہ میں 20 سال یونیورسٹیوں میں پڑھ کر بھی ناآشنا ہی تھا۔ اب ایم ٹی اے کی بدولت حقیقت میں طالب علم بنتا نظر آتا ہوں۔ اور حسرت یہ ہے کہ کاش کہیں حضرت صاحب کی صحبت پہلے نصیب ہوتی تو زندگی کچھ اور ہی ہوتی۔ تو جی اگر آپ کو علم کے ساتھ ساتھ معرفت' منطقی تجزیہ کی خوبی' طرز بیان میں مہارت' تخلیقی صلاحیت' اولوالعزمی اور ایک باہمت' کامیاب اور باخدا انسان بننے کی جستجو ہے تو اسی نسخہ پر عمل کرکے دیکھیں۔ پہلے ہی دن سے افاقہ شروع ہو جائے گا۔

امریکہ کا محکمہ تعلیم ہر سال اعداد و شمار شائع کرتا ہے۔ جس کے مطابق 1990ء سے لے کر 1998ء تک تعداد کے لحاظ سے ہر سال مردوں کے مقابلہ میں 8% زیادہ عورتوں نے بیچلرز کی ڈگری حاصل کی۔ دوسرے الفاظ میں اب مردوں کا مقابلہ مردوں ہی سے نہیں بلکہ اپنی ہم عصر خواتین سے بھی ہے۔ جو ہم مردوں سے تعلیمی تعداد کے لحاظ سے بھی زیادہ ہیں اور تعلیم کے معیار کے لحاظ سے بھی۔ بحیثیت مجموعی لڑکیاں' لڑکوں سے زیادہ نمبر حاصل کرتی ہیں۔ آپ اس بات سے اتفاق کریں گے کہ یہی نسبت اور صورت حال ہمارے ملک میں بھی ہے۔ کہ خواتین ہم مردوں سے بازی لے جارہی ہیں۔

حضرت صاحب نے بھی جلسہ سالانہ یو کے 1997ء میں مستورات میں تقریر کے دوران احمدی خواتین کی علمی اور عملی میدان میں خدمات کو سراہا۔ جس قوم یا ملک کی خواتین ترقی کر جائیں اس قوم کا مستقبل درخشندہ ہی ہوتا ہے۔ ضرورت اس بات کی ہے کہ ہم مرد اپنے معیار کو بڑھائیں اور ان کی بھی راہنمائی کریں۔

○○○

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خبریں قومی اخبارات سے

ربوہ: 8- مئی- گذشتہ چوبیں گھنٹوں میں کم سے کم درجہ حرارت 27 درجے سنٹی گریڈ زیادہ سے زیادہ درجہ حرارت 40 درجے سنٹی گریڈ
10- مئی- غروب آفتاب- 6-57
11- مئی- طلوع فجر- 3-39
11 مئی- طلوع آفتاب 5-21

عالمی خبریں

ترکی میں سکارف کا مسئلہ ترکی میں خواتین کے سکارف اوڑھنے پر پابندی کے خلاف مظاہرہ ہوا۔ درجنوں گرفتار ہو گئے۔ ملاطیا شہر میں 2- ہزار مظاہرین کو منتشر کرنے کے لئے پولیس نے آنسو گیس بھی استعمال کی۔ واضح رہے کہ خواتین کا سر پر سکارف اوڑھنا ترکی میں مذہبی بنیاد پرستی کی علامت سمجھی جاتی ہے۔

بنگلہ دیش میں طلباء کی نقل بنگلہ دیش میں امتحانات کے دوران نقل کرنے پر ہزاروں طلبہ کو تعلیمی اداروں سے نکال دیا گیا ہے۔ جس کے بعد طلبہ کی پولیس سے چھڑپیں شروع ہو گئیں۔ طلباء نے پر تشدد ہنگامے کئے۔ 50- طلباء زخمی ہو گئے طلباء کے عزیزوں اور دوستوں نے امتحانی سنٹروں پر ہلہ بول دیا۔ نقل سے روکنے پر طلباء نے اساتذہ پر بھی حملے شروع کر دیئے۔ چار اساتذہ کو معطل کر دیا گیا۔ اپیلوں اور وارننگ کے باوجود بڑے پیمانے پر نقل جاری رہی۔

کسووو کے بارے میں اتفاق کسووو میں امن فوج تعینات کرنے کے بارے میں مغربی ممالک اور روس میں سمجھوتہ طے پا گیا ہے۔ اس مسئلے پر روس اور مغربی ممالک میں پہلی بار اتفاق رائے ہوا ہے۔ صدر کلنٹن نے سمجھوتے کا خیر مقدم کیا ہے۔ روس نے اپنے موقف میں نرمی پیدا کی ہے۔ اس سمجھوتے سے سرب صدر میلاسوچ پر دباؤ میں اضافہ ہو گیا ہے۔

نیٹو کے حملے جاری رہیں گے امریکہ نے کہا ہے کہ روس کے ساتھ اتفاق رائے کے باوجود نیٹو کے حملے جاری رہیں گے۔ کیونکہ تازہ امن سمجھوتے کی کامیابی کے لئے یوگوسلاویہ کا اسے تسلیم کرنا ضروری ہے۔

میلاسوچ کے رویے میں لچک یوگوسلاویہ کے حکام نے اقوام متحدہ کے انسانی حقوق کمیشن کو کوسووو کا دورہ کرنے کی اجازت دے دی ہے۔ یوگوسلاویہ کے صدر میلاسوچ کی طرف سے یہ اجازت دیئے جانے سے ان کے رویے میں لچک کا اظہار ہوتا ہے۔

سیلاب خشک سالی زرخیزی بنگلہ دیش کے ماہرین زراعت نے بتایا ہے کہ گذشتہ چند دہائیوں میں بنگلہ دیش میں تباہ کن سیلاب آئے اور اس کے بعد خشک سالی ہوئی۔ تاہم مجموعی نتیجہ یہ نکلا کہ زمینیں زرخیز ہو گئیں اس سال گندم اور چاول کی ریکارڈ پیداوار متوقع ہے۔

انڈونیشیا کے عام انتخابات انڈونیشیا میں عام انتخابات 7- جون کو منعقد ہو رہے ہیں۔ لیکن حکومت شورش زدہ صوبے آسک میں انتخابات 30- جون تک ملتوی کرنے کے بارے میں سوچ رہی ہے۔

سربوں کا مقابلہ کرنے کا عزم کسووو کے مہاجرین سربوں سے دو دو ہاتھ کرنے کے لئے فوجی تربیت حاصل کر کے واپس کسووو جائیں گے۔ ان کو کسووو لبریشن آرمی البانیہ میں فوجی تربیت دے گی۔ جرمنی میں مقیم ہزاروں پناہ گزین رخت سفر باندھنے لگے ہیں۔

چیچک کا مرض نابود نہیں ہوا عالمی طبی ماہرین نے دعویٰ کیا ہے کہ چیچک کا مرض دنیا سے نابود نہیں ہوا۔ آج بھی اس کے پھیلنے کا خطرہ ہے۔ بعض ماہرین کے مطابق یہ مرض 20 سال قبل یکسر ختم ہو گیا تھا۔ لیکن جدید تحقیق نے یہ نظریہ غلط ثابت کر دیا ہے۔

اعلیٰ ایرانی قیادت کے قتل کی سازش سابق صدر ہاشمی رفسنجانی سمیت اعلیٰ ترین ایرانی قیادت کے قتل کی سازش ناکام بنا دی گئی ہے۔ مہدیون نامی بنیاد پرست گروپ نے تمام اعلیٰ قیادت کو قتل کرنے کے لئے فہرستیں بنانی شروع کر دی ہیں۔

ملکی خبریں

28- مئی "یوم تکبیر" 28- مئی 1999ء کو ایٹمی دھماکے کرنے کی پہلی سالگرہ کو حکومت نے یوم تکبیر کے طور پر منانے کا فیصلہ کیا ہے۔ ملک بھر میں 22- مئی سے 28- مئی تک ہفتہ تکبیر منایا جائے گا۔ 5- ہزار سے زائد تقاریب ہوں گی۔ نواز شریف 28- مئی کو مزار قائد پر قوم سے خطاب کریں گے۔

حکومت کا اعتراف وزیر داخلہ چوہدری شجاعت حسین نے کہا ہے کہ گورنر راج کے بعد کراچی میں ماورائے عدالت ہلاکتیں ہوئی ہیں۔ ایسے پولیس اہلکاروں کے خلاف سخت کارروائی ہوگی۔ انہوں نے بتایا کہ کئی پولیس والے گرفتار اور برطرف کر دیئے گئے ہیں۔ وزیر داخلہ نے یہ بات سینٹ میں رپورٹ دیتے ہوئے کہی۔

خواتین نشستوں کا بل وفاقی وزیر یاسین وٹو نے کہا کہ حکومت پارلیمنٹ میں خواتین کی خصوصی نشستیں بحال کرنے میں سنجیدہ ہے۔ خواتین کی نشستیں بحال کرنے کے لئے آئینی بل جلد پارلیمنٹ میں پیش کیا جائے گا۔ انہوں نے کہا کہ اس سے قبل کوٹہ سسٹم میں توسیع کا بل پیش کیا جانا لازمی ہے۔ وفاقی وزیر بلوچستان کے رکن طاہر بزنجو کے نکتہ اعتراض کا جواب دے رہے تھے جنہوں نے کہا کہ حکومت بلوچستان اور خواتین کو نظرانداز کر رہی ہے۔

سود کا مسئلہ سپریم کورٹ میں شریعت اپیل بنچ نے اپنے ریمارکس میں کہا ہے کہ سود کے خلاف قانون سازی حکومت کا کام ہے عدالت اپنی آئینی ذمہ داریاں نبھائے گی۔ جسٹس وجیہہ الدین احمد نے کہا کہ ڈیفالٹ کرنے والے سب کچھ ہضم کر گئے ہیں۔ سودی نظام بالکل کھوکھلا اور ناکام ہو چکا ہے۔ بظاہر کھڑا دکھائی دینے والا بینکوں کا نظام بھی حقیقت میں ختم ہو چکا ہے۔

سینٹ میں ہنگامہ سینٹ میں سمیعہ قتل کیس کی بازگشت سنائی دی۔ اقبال حیدر کے ریمارکس پر ہنگامہ ہو گیا۔ سینیٹر اقبال حیدر نے کہا کہ اسلام نے بیٹیوں کو رحمت قرار دیا سرحد میں جذبات غیرت مقدم ہیں۔ حزب اقتدار اور حزب اختلاف نے اس مسئلے پر ایک دوسرے کو ملزم قرار دیا۔

تھانہ کلچر میں تبدیلی صوبائی وزیر راجہ بشارت نے بتایا کہ تھانہ کلچر بدل رہے ہیں۔ اعلیٰ تعلیم یافتہ پولیس افسر تھانوں کے انچارج ہوں گے۔ پبلک سروس کمیشن کے ذریعے براہ راست بھرتی کئے گئے انسپکٹروں کا پہلا دستہ جلد ہی تربیت مکمل کر کے آجائے گا۔

گنے کی مل کا مینیجر گرفتار ہائی کورٹ کے جج مسٹر جسٹس احسان الحق چوہدری کی ہدایت پر گنے کی مل کے نادہندہ مینیجر کو عدالت ہی میں گرفتار کرلیا گیا۔ اس مل کے ذمہ کاشتکاروں کے 8- کروڑ کے واجبات تھے۔ اور مل بند کر دی گئی تھی۔

امہ کی سلامتی کے ضامن سعودی عرب کے شہزادہ سلطان نے ڈاکٹر قدیر لیبارٹریز کے معائنہ کے دوران کہا کہ پاکستانی میزائل امہ کی سلامتی کے ضامن ہیں۔ میزائل سازی کی پاکستانی صلاحیت سے عالم اسلام سربلند ہوگا۔ سعودی شہزادی کو غوری میزائل کی تیاری کے مراحل میں بریفنگ دی گئی۔

بینظیر کا سیٹلائٹ سے خطاب بینظیر بھٹو سیٹلائٹ سسٹم کے ذریعہ لندن سے پاکستان میں خطاب کریں گی۔ سیٹلائٹ سسٹم کے حصول کے لئے کمپنیوں سے رابطے شروع کر دیئے گئے ہیں۔ پاکستان میں خطاب سنوانے کے لئے ریلی کے مقام پر مواصلاتی آلات کنٹینرز میں نصب کئے جارہے ہیں۔

مکمل تباہی سے پہلے بینظیر بھٹو نے کہا ہے کہ مکمل تباہی سے پہلے ہی نواز شریف کی آمرانہ حکومت کا سر کچل دینا چاہیے۔ پیپلز پارٹی آزادی صحافت پر قدغن لگانے کی کوشش کو ناکام بنادے گی۔

فوج سے مزید عملہ لینے کی سمری مسترد

واپڈا کی طرف سے فوج سے مزید عملہ لینے کی سمری مسترد کر دی گئی ہے۔ یہ درخواست وزارت پانی و بجلی کو بھجوائی گئی تھی اور مزید ایک بریگیڈیئر 2- کرنل 10- میجر 20 جے سی اوز اور 72- جوان دینے کو کہا گیا تھا۔ وزارت نے سمری کو خلاف قاعدہ قرار دے دیا۔ واپڈا میں انٹیلی جنس ونگ قائم کر دیا گیا ہے۔ اس ونگ کے لئے مذکورہ افسران طلب کئے گئے تھے وزارت بجلی نے مذکورہ افسران کو ڈیپوٹیشن پر لئے جانے کے طریق کو خلاف قاعدہ قرار دے دیا ہے۔

طاہر القادری کا تجزیہ طاہر القادری نے کہا ہے کہ مستقبل کے سیاسی منظر نامے میں نواز اور بینظیر نظر نہیں آتے۔ قوم مہنگائی بے روزگاری اور دہشت گردی کے باعث قوت برداشت سے محروم ہو چکی ہے۔

دانتوں کا معائنہ مفت
احمد ڈینٹل کلینک
ڈینٹسٹ دلشاد احمد
3:30 تا 7:30 شام
طارق مارکیٹ اقصیٰ چوک ربوہ

خالص سونے کے زیورات نئے ڈیزائنوں میں بنوانے اور خریدنے کے لئے
☎ دوکان 212384
رہائش 212131
بلال مارکیٹ اقصیٰ روڈ ربوہ

وولٹیج سٹیبلائزر- فریج- گیزر- واشنگ مشین- ائر کولر- ائر کنڈیشنر- کوکنگ رینج- مائیکرو ویو اوون
فخر الیکٹرونکس
1- لنک میکلوڈ روڈ جودھامل بلڈنگ لاہور
☎ 7223347-7239347-7354873

ربوہ کے گردونواح اور ربوہ کے ہر محلہ میں پلاٹ مکان زرعی و سکنی زمین کی خرید و فروخت کے لئے ہمیں خدمت کا موقع دیں
نائب رسالدار (ریٹائرڈ) ارشد خان بھٹی
پراپرٹی ایجنسی
بلال مارکیٹ (ریلوے لائن کے سامنے) ربوہ
فون آفس- 212764، گھر 211379